بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۲/۳۷ | اتوار ۸ شعبان ۱۴۰۳ھ ۲۲ ہجرت ۱۳۶۲ ہش ۲۲ مئی ۱۹۸۳ء | نمبر ۱۱۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ : ۲۱ ہجرت / مئی :۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بدستور ناساز ہے جسم میں دردیں ہیں اور ضعف ہے

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین ✦

بدظنی انسان کو صدق اور راستی سے دُور پھینک دیتی ہے

اگر کسی کی نسبت کوئی سوءِ ظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے

"میں سچ کہتا ہوں کہ بدظنی بہت ہی بُری بلا ہے جو انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے اور صدق اور راستی سے دور پھینک دیتی ہے۔ اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے۔ صدیقوں کے کمال حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے اور اگر کسی کی نسبت کوئی سوءِ ظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے تاکہ اس معصیت اور اس کے بُرے نتیجے سے بچ جاوے جو اس بدظنی کے پیچھے آنے والا ہے اس کو کبھی معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہیے۔ یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔

غرض بدظنی انسان کو تباہ کر دیتی ہے۔ یہاں تک لکھا ہے کہ جس وقت دوزخی لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے یہی فرمائے گا کہ تم نے اللہ تعالیٰ پر بدظنی کی۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۵۶)

"فساد اس سے شروع ہوتا ہے کہ انسان ظنونِ فاسدہ اور شکوک سے کام لینا شروع کرے۔ اگر نیک ظن کرے تو پھر کچھ دینے کی توفیق بھی مل جاتی ہے۔ جب پہلی ہی منزل پر خطا کی تو پھر منزلِ مقصود پر پہنچنا مشکل ہے۔ بدظنی بہت بُری چیز ہے۔ انسان کو بہت سی نیکیوں سے محروم کر دیتی ہے اور پھر چڑھتے چڑھتے یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ انسان خدا پر بدظنی شروع کر دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۰۷)

"بدظنی ایک سخت بلا ہے جو ایمان کو ایسی جلدی جلا دیتی ہے۔ جیسا کہ آتش سوزاں خس و خاشاک کو اور وہ جو خدا کے مرسلوں پر بدظنی کرتا ہے خدا اس کا خود دشمن ہو جاتا ہے اور اس کی جنگ کے لیے کھڑا ہوتا ہے۔ اور وہ اپنے برگزیدوں کے لیے اس قدر غیرت رکھتا ہے جو کسی میں اس کی نظیر نہیں پائی جاتی۔ میرے پر جب طرح طرح کے حملے ہوئے تو وہی خدا کی غیرت میرے لیے برافروختہ ہوئی۔"

(الوصیت صفحہ نمبر ۲۶ ۔ حاشیہ)

علمی تحریک

بیرون ملک میں مشنری انچارج صاحبان اور اندرون ملک امراء جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ علمی تحقیق کیلئے اپنی خدمات پیش کرنیوالے احباب کے نام اور کوائف (ولدیت۔ عمر۔ تعلیم۔ پیشہ کتنے گھنٹے روزانہ وقت دے سکتے ہیں) حضور کی خدمت میں بھجوائیں۔

(وکیل التصنیف)

نیک آدمی کو سات پشت اور اولاد در اولاد اس کی نیکیوں کا پھل ملتا ہے۔

(وکیل صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ضروری اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ایک خطبہ کی غیر معمولی طوالت کی وجہ سے مورخہ ۲۳ مئی کا شمارہ جو خطبہ نمبر ہے ۱۲ صفحات کا ہوگا اور اس کی قیمت ایک روپیہ ہوگی۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں

(مینجر)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

۱۷، ۱۸، ۱۹ مئی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ۱۷، ۱۸ اور ۱۹ مئی کے تین ایام میں مجموعی طور پر ۱۹۴۱ خطوط آئے۔ ان میں سے ۱۶۰۵ اندرون ملک سے ۲۴۵ بیرونی ممالک سے اور ۹۱ دفاتر سلسلہ عالیہ احمدیہ سے آئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان تین ایام میں مجموعی طور پر ۲۶۴۲ خطوط کے جواب دیئے ان میں سے ۱۷۹۸ خطوط کے جواب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پرائیویٹ سیکرٹری نے حضور کی ہدایت کی روشنی میں دیئے جبکہ ۵۹۸ خطوط کے جواب حضور ایدہ اللہ کے دستخطوں سے روانہ کئے گئے۔ اس کے علاوہ حضور کی طرف سے مختلف جماعتی دفاتر کو ۲۵۳ خطوط روانہ کئے گئے۔ ان دنوں میں حسب معمول ملاقات کے لیے آنے والوں کو بھی حضور نے شرف ملاقات عطا فرمایا۔

اللہ تعالیٰ ہمارے امام ہمام ایدہ اللہ کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی زندگی عطا کرے آپ کو اپنی غیر معمولی تائیدات سے نوازتا رہے۔ آمین ✦

جماعت برطانیہ کی تحریک جدید میں نمایاں قربانی

قریباً پانچ لاکھ روپے کے وعدے، گذشتہ سال سے چار گنا اضافہ

مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امیر و مبلغ انچارج برطانیہ نے وعدہ جات تحریک جدید کی جو رپورٹ بھجوائی ہے اس کے مطابق ۳۰ اپریل ۱۹۸۳ء تک ۲۳،۵۶۱ پونڈ (۴،۸۵،۳۵۶ روپے) کے وعدے ہو گئے ہیں جو گذشتہ سال سے چار گنا ہیں اسی طرح چار ماہ کی وصولی گذشتہ سارے سال سے بڑھ گئی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ تمام مجاہدین کے جان مال اور اخلاص میں برکت ڈالے اور بیش از بیش قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ۔ پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ 1982ء کے دوسرے روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

سال بھر میں جماعت احمدیہ پر نازل ہونیوالے اللہ تعالیٰ کے افضال و انعامات کا ایک جائزہ

جماعت احمدیہ کے مختلف اداروں کی خوش کن کارگذاری کی ایک ایمان افروز تصویر

مرتبہ :- مکرم بشیر احمد اختر صاحب - صیغہ زود نویسی - ربوہ

(قسط نمبر ۳ آخری)

وقفِ جدید

جیسا کہ ہر سال ہوتا چلا آرہا ہے امسال بھی وقفِ جدید نے نمایاں اضافہ کے ساتھ ۹ لاکھ تراسی ہزار روپے کا بجٹ پیش کیا ہے۔

جہاں تک معلمین وقفِ جدید کا تعلق ہے وہ بڑی قربانی اور ہمت کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ معلم کو بہت معمولی وظیفہ ملتا ہے۔ بعض دفعہ انہیں بڑے سخت حالات درپیش ہوتے ہیں۔ بعض اوقات ان کے لئے بیک وقت عزتِ نفس کو قائم رکھنا اور معمول کے مطابق زندگی گزارنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ مثلاً ان کے گھر والے کہیں اور رہتے ہیں اور وہ خود کہیں اور۔ اب یہ ناممکن ہے کہ تھوڑے سے روپے میں جو ان کو ملتا ہے، اسکو تقسیم کرکے وہ دونوں زندہ رہ سکیں۔ اس کے باوجود معلمین یہ کوشش کرتے ہیں کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں اور جماعت پر ان کا انحصار نہ ہو۔ کیونکہ گزشتہ تجربہ بتاتا ہے کہ اگر گاؤں کی روٹیوں پر پلنے والا کوئی ملاں بن جائے تو اس میں تربیت کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے اس لئے ان کو بعض اوقات ان حالات میں بڑی مشکل سے گزارہ کرنا پڑتا ہے۔ ایسے واقعات بھی ہوئے ہیں کہ بعض دفعہ معلمین مجبور ہو کر جماعت کے اخلاص کے نتیجہ میں اس کی خدمت کو قبول کر لیتے ہیں۔ لیکن دو چار ماہ بعد انہوں نے جماعت سے کہا کہ اب ہم سے یہ چیز برداشت نہیں ہو سکتی۔ آپ اس قصے کو بند کریں۔ جیسے بھی ہوا ہم گزارہ کرتے رہیں گے۔

مبلغین تحریکِ جدید

اس ضمن میں میں تحریکِ جدید کے مبلغین کے متعلق بھی ایک بات کہنی چاہتا ہوں۔ مبلغین کی قربانی ایک ایسی عظیم الشان قربانی ہے کہ اس قربانی کا بیان انسان کے بس میں نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ قربانی اتنی عظیم الشان، اتنی گہری اور اتنی وسیع ہے کہ باہر والے یعنی جو خود مبلغ نہیں ان لوگوں سے ایسی ہی نسبت رکھتے ہیں۔ جیسے کوئی کنارے پر بیٹھا طوفان کا نظارہ کر رہا ہو۔

ان مبلغین کے بیوی بچوں کے جو حالات ہیں ان میں کئی قسم کی پریشانیاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ ایک طرف واقفِ زندگی ہے جس سے بہت ہی اعلیٰ معیار کے تقاضے وابستہ ہوتے ہیں۔ دوسری طرف عدم تربیت کے نتیجہ میں ان کی اولاد میں بعض کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ وہ بیچارے بالکل بے بس ہوتے ہیں۔ دور بیٹھے ہوتے ہیں اور کچھ کر نہیں سکتے اور پھر جماعت کی طرف سے انگلیاں اٹھتی ہیں کہ فلاں مبلغ کے بیٹے نے یہ حرکت کی۔ یا فلاں مبلغ کی بیٹی سے یہ حرکت سرزد ہوئی۔ لیکن وہ مبلغ دور بیٹھا ہوا کچھ نہیں کر سکتا۔ اس غریب کا دل رو رہا ہوتا ہے۔ وہ خدا کے حضور بلکتا ہو رہا ہوتا ہے کہ میں کیا کروں۔ میری کچھ پیش نہیں جاتی۔ پھر ان کی بیماریاں ہیں ان کی ضرورتیں ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ جماعت ان کی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ لیکن خدا کے کچھ ایسے بھی محروم بندے ہیں جن کی عزتِ نفس کا معیار بہت بلند ہے وہ پوری کوشش کرتے ہیں کہ ہماری ضروریات کا کسی کو پتہ نہ چلے۔ اس لئے ان کے بارے میں ہمیشہ بڑی فکر رہتی ہے کہ وہ کس طرح گزارہ کر رہے ہیں اور ان کی کیا تکالیف ہیں جن کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

ان کے حالات کی تفصیل بیان کرنے کا تو یہ موقع نہیں ہے۔ مگر میں محض دعا کی خاطر یہ بتانا چاہتا ہوں کہ نہ صرف مبلغین دعاؤں کے حقدار ہیں بلکہ ان کے بیوی بچے بھی سارے کے سارے ہماری دعاؤں کے محتاج ہیں۔

چنانچہ الحمد للہ کہ تحریکِ جدید نے ایک اور بہتر قدم یہ اٹھایا ہے کہ اب ایک ایسی اصلاحی کمیٹی بنائی گئی ہے جو تمام ایسے مبلغین کی اولاد کی سرپرستی کرے گی جو باہر گئے ہوئے ہیں اور ان کو ان فکروں سے آزاد رکھے گی۔ ان کو یہ اطمینان ہوگا کہ مرکز میں کوئی ایسی کمیٹی ہے جو باپ کا حق بھی ادا کر رہی ہے اور مربی کا حق بھی ادا کر رہی ہے۔ اور جو رپورٹیں اب تک آئی ہیں ان سے میں بہت خوش ہوں کہ خدا کے فضل سے بڑی نمایاں اور پاک تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔

ایک موقع پر کمیٹی کی طرف سے سفارش آگئی کہ فلاں لڑکے نے یہ حرکت کی ہے اس لئے اس کو سزا دی جائے۔ میں نے کہا سزا کی تم نے بڑی جلدی سفارش کر دی ہے۔ یہ بھی تو بتاؤ کہ تم نے اصلاح کا حق ادا کر دیا تھا؟ تم نے اس بچے کی کیا نگرانی کی ہے جس کے لئے سزا کی سفارش کر رہے ہو؟ جب تحقیق کی گئی تو پتہ لگا کہ کوئی حق ادا نہیں ہوا۔ بہرحال چونکہ جرم اس نوعیت کا تھا کہ اسے کلیتہً نظر انداز بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اس لئے کچھ نہ کچھ اصلاحی کارروائی کرنی پڑی لیکن اس کے نتیجہ میں یہ فائدہ ہوا کہ تحریکِ جدید اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس فرض کو بڑی بیدار مغزی کے ساتھ ادا کرنے لگی ہے۔

وقفِ جدید اور ہندوؤں میں تبلیغ

اب میں پھر وقفِ جدید کی طرف لوٹتا ہوں۔ اس سلسلے میں ایک قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ ہندوؤں میں جو تبلیغ ہو رہی ہے۔ وہ اللہ کے فضل سے بہت خوشکن نتائج پیدا کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ خیراتی ہومیو پیتھی ادارہ بھی ہے۔ پھر اپنی توفیق کے مطابق سندھی، پشتو وغیرہ میں چھوٹے چھوٹے رسائل بھی شائع کرتے ہیں۔ لیکن وقفِ جدید کی اصل خدمت ہندوؤں میں تبلیغ کرنا ہے۔ جن کو پاکستان میں پہلے کلیتہً نظر انداز کیا گیا تھا۔ میرے خیال میں پاکستان بننے کے بعد کی جماعت کی تاریخ میں پہلا پھل جو ہندوؤں میں سے ملا ہے وہ وقفِ جدید کو ملا ہے اور اب تو یہ کیفیت ہے کہ ہر سال ہزار۔ گیارہ سو ہندو شرک سے توبہ کرکے توحید میں داخل ہو رہے ہیں (نعرے)

لطف کی بات یہ ہے کہ بعض پہلوؤں سے ہندوؤں کا معیار بہت بلند ہے جب شروع میں ہم نے ہندو علاقے میں کام کا آغاز کیا تو ہمارے سامنے ایک بڑی دقت یہ تھی کہ عیسائی مشنری اور عیسائی پادری وغیرہ وہاں بے شمار خرچ کر رہے تھے۔ ان دنوں باہر سے جو امداد آتی تھی وہ امریکہ خاص طور پر پادریوں کے ذریعہ تقسیم کرواتا تھا۔ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس وقت وقف جدید میں تھا۔ چنانچہ مجھ پر بہت دباؤ ڈالا گیا کہ ہمیں بھی کوئی امدادی سکیم چلانی پڑے گی۔ ورنہ ہم ناکام ہو جائیں گے۔ مجھے اس علاقے کا دورہ کرنے کا بھی موقع ملا۔ میں نے معلمین کو بھی اور دوسرے دوستوں کو بھی سمجھایا کہ یہ ایک گری پڑی قوم ہے جس کی عزتِ نفس کو صدیوں سے کچلا جا رہا ہے۔ ہم تو ان کو اعلیٰ انسان بنانے آئے ہیں۔ اس سے ادنیٰ درجے پر پہنچانے کے لئے نہیں آئے۔ جس پر یہ اس وقت قائم ہیں۔ اس ساری تذلیل اور انتہائی بدسلوکی کے باوجود اس قوم میں بعض خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ یہ لین دین کے معاملے میں صاف ستھرے ہیں۔ اور دوسری یہ کہ یہ بھیک نہیں مانگتے۔ محنت کر کے کماتے ہیں۔ میں نے کہا یہ ایک قدر اور خوبی جسے زمانے نے نہیں کچلا، تم مجھے مشورہ دیتے ہو کہ اس کو بھی کچل دیا جائے۔ ہرگز ایسا نہیں ہوگا۔ اسلام شرفِ انسانیت کو قائم کرنے کے لئے آیا ہے۔ شرف انسانیت کو مٹانے کے لئے نہیں آیا۔ میں نے ان سے کہا کہ تم اللہ تعالیٰ پر توکل کرو۔ نتیجہ یہ نکلا کہ لاکھوں روپے کی امداد ان ہندوؤں کو عیسائی بنانے میں ناکام ہو گئی اور ہم ساتھ جو چندہ بھی مانگتے تھے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں کامیاب ہو گئے

اور آج وہاں ۱۴۳ ایسے گاؤں ہیں جہاں خدا کے فضل سے اسلام نافذ ہو چکا ہے۔ (نعرے)

ایک نومسلم احمدی کے اخلاص اور ایمان کا واقعہ

بھی آپ کو سناؤں۔ جب ۱۹۶۵ء کی جنگ ہوئی تو وقتی طور پر جس طرح جنگ کے دوران فوجیں کسی بارڈر پر آگے بڑھ جاتی ہیں اور کہیں پیچھے رہ جاتی ہیں۔ اسی طرح پاکستان کے اس بارڈر میں جہاں نومسلم احمدی زیادہ ہو رہے تھے، وہاں ایک حصے میں ہندوستانی فوج آگے بڑھ رہی تھی۔ ہندوستانی فوجیوں نے بعض نومسلموں کو پکڑا اور زدوکوب کیا اور بہت دباؤ ڈالا کہ کسی طرح وہ ارتداد اختیار کر جائیں یعنی شدھ ہو جائیں۔ ان میں سے ایک نومسلم کو چارپائی پر باندھ دیا گیا اور پتے اکٹھے کر کے اس کے نیچے آگ لگا دی گئی اور اس سے کہا کہ اگر آج تم نے اسلام سے توبہ نہ کی تو جل کر یہیں خاک ہو جاؤ گے۔ اس نے بڑے اطمینان سے کہا کہ ہاں میں جل کر خاک ہو جاؤں گا لیکن اس مذہب میں واپس نہیں جاؤں گا جس سے نکل کر میں اسلام میں داخل ہوا تھا۔ اس نومسلم احمدی کی اس بات میں ایسا عزم تھا کہ بھارتی فوجی افسر نے اپنے فیصلے کو بدل دیا اور کہا کہ اس آگ کو یہاں سے ہٹا دو۔ اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام ظاہری شان میں بھی پورا ہوا کہ

آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔

(تذکرہ طبع سوم ص ۳۹۷)

یہ آگ اس دن مسیح موعود علیہ السلام کے غلاموں کی غلام بنائی گئی تھی۔

جب میں نے یہ واقعہ سنا تو مجھے ایک ہندی دوہا یاد آ گیا۔ دوہوں میں بعض سبق سکھائے جاتے ہیں۔ بعض بڑے پیارے دوہے ہوتے ہیں۔ دوہا یہ کہتا ہے کہ کسی درخت پر ایک پرندہ بیٹھا تھا تو کسی نے اس درخت کو آگ لگا دی اور وہ جلنے لگا۔ دوسرے پرندے نے اس سے کہا کہ آگ پھیل رہی ہے اور تم بھی جلنے کو ہو۔ اب وقت ہے کہ یہاں سے نکل جاؤ تو اس پرندے نے جواب دیا کہ اس درخت کی شاخوں پر میں نے بسیرا کیا اس کے پھل سے میں نے غذا حاصل کی۔ اس نے مجھے سایہ بھی پہنچایا اور گرمی اور سردی سے بھی بچایا۔ میرا دھرم یہی ہے کہ اب میں اس کے ساتھ جل جاؤں۔

دراصل یہ نومسلم بھی یہی دوہا پڑھ رہا تھا کہ اسلام نے مجھے عزت عطا کی۔ اسلام نے مجھے شرفِ انسانیت سے آگاہ کیا۔ زمین سے اٹھا کر آسمان تک پہنچایا۔ اس لئے اگر تم اس اسلام کو جلانا چاہتے ہو تو میرا دھرم یہی ہے کہ میں اس اسلام کے ساتھ جل جاؤں۔ جلا لو اگر تم جلانا چاہتے ہو۔ (نعرے)

امدادِ مستحقین

سلسلہ کی طرف سے جو متفرق کام کئے جا رہے ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے کہ مستحقین اور محرومین اور سائلین کی ایسی ضرورتوں کو پورا کیا جائے۔ جو ملک کے اقتصادی حالات کے پیش نظر عام انسان کے بس کی بات نہیں رہی۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس منصوبے کی طرف خصوصی توجہ فرمائی اور سال بہ سال اس رقم میں اضافہ ہوتا رہا جو کارکنانِ سلسلہ اور محرومین پر خرچ کی جاتی ہے۔ اس سال کارکنوں پر تیرہ لاکھ چوراسی ہزار روپے کی رقم خرچ ہوئی۔ جبکہ غیر کارکنوں پر خرچ ہونے والی رقم ۱۱ لاکھ ۴۶ ہزار چھ سو چونتیس تک جا پہنچی۔ اس میں صدر انجمن، تحریک جدید، وقف جدید فضل عمر فاؤنڈیشن اور دوسری ساری تنظیمیں شامل ہیں۔

بیوت الحمد منصوبہ

کچھ عرصہ پہلے سپین سے واپسی پر میرے دل میں اللہ تعالیٰ نے بڑی شدت کے ساتھ یہ تحریک ڈالی کہ خدا کے گھر بنانے کی جو توفیق تمہیں عطا ہوئی ہے اور خصوصیت کے ساتھ سپین میں مسجد "بشارت" بنانے کی جو توفیق ملی ہے اس کے شکریے کا بہترین اظہار یہ ہے کہ خدا کے بندوں کے گھر بھی بناؤ اور وہ غریب جو اپنی ساری کوشش کے باوجود بمشکل زندہ ہیں ان کے لئے سر چھپانے کا کم از کم سامان مہیا کرنے کی کوشش کرو۔ چنانچہ اس سلسلہ میں "بیوت الحمد منصوبہ" کا اعلان کیا گیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے اس منصوبے کی طرف بڑی تیزی کے ساتھ توجہ کی اور بعض دوستوں نے قربانی کے بڑے شاندار مظاہرے کئے۔ مثلاً اس وقت تک دو افراد نے (جن میں سے ایک کراچی اور لنڈن کے ہیں یا کراچی اور لنڈن میں مشترک ہیں) ایک ایک لاکھ روپیہ اس مد میں پیش کیا ہے۔ اسی طرح ایک خاندان نے ایک لاکھ روپیہ دیا ہے ان کے علاوہ میرے دل میں جن لوگوں کی قدر ہے ان میں خصوصیت کے ساتھ غربا ہیں۔ ان میں بعض ایسے ہیں جن کو خود بھی مکان مہیا نہیں، لیکن وہ اس منصوبے میں حصہ لے رہے ہیں۔ اگر کسی کو سو روپے کی توفیق ہے تو وہ سو روپے پیش کر رہا ہے۔ اگر کسی کے پاس اپنی ضرورت کے لئے بچائی ہوئی کل رقم دو سو روپے تھی تو اس نے وہی پیش کر دی۔

پس جماعت احمدیہ کی شان یہ ہے کہ امیر اور غریب میں قربانی کے لحاظ سے مساوات ہے۔ ہر آدمی اپنی توفیق اور حیثیت کے مطابق حصہ لے رہا ہے اور یہی وہ قربانی ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک قدر کے لائق گردانی جاتی ہے۔

ریویو آف ریلیجنز اور مثالی قربانی

(حضرت اقدس ایدہ اللہ کی تقریر ابھی جاری تھی کہ کراچی کے ایک دوست نے ریویو آف ریلیجنز کے اخراجات کے سلسلہ میں ایک خطیر رقم کی پیشکش کی تو حضور نے فرمایا) میں نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے پھل ختم بھی نہیں ہوتے کہ مزید آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اس لیے خدا کا جتنا بھی شکر کریں کم ہے۔ ابھی میں نے ریویو کے متعلق کہا تھا کہ اسی سال دس ہزار شائع ہونا ضروری ہے اور یہ بھی کہا تھا کہ اخراجات کی فکر نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا انتظام ابھی فرما دیا ہے چنانچہ کراچی کے ایک دوست کلیم اللہ خاں صاحب نے کہا ہے کہ یہ سارا خرچ میں خود برداشت کروں گا۔ بڑے شوق سے اس سکیم کو آگے چلائیں (نعرے)۔

پس جس جماعت کا خدا اتنا محسن ہو اور اتنا کرم کرنے والا ہو اسکو دنیا کا کیا خوف ہے۔ ساری دنیا کی مخالفتیں جو دکھ آپ کو پہنچاتی ہیں، ایک دن اور ایک رات میں اللہ کے جو فضل نازل ہوتے ہیں وہ سارے دکھوں کو دور کر دیتے ہیں۔

سفر یورپ

جہاں تک حالیہ دورۂ سپین اور یورپ کا تعلق ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے فضلوں کے ساتھ اس دورہ کو اسلام کے لیے بہت ہی کامیاب فرمایا جیسا کہ بارہا مختلف رنگ میں بیان کیا جا چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری حقیر کوششوں کو ایسے شیریں پھل عطا فرمائے جو انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بڑھتے ہی چلے جائیں گے۔ وہ خدا کے ایسے عطا کردہ پھل ہیں کہ ان کو آپ جتنا بھی کھائیں وہ کم نہیں ہوتے بلکہ اور بڑھ جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں میں پہلے بہت سی مثالیں دے چکا ہوں۔ اس لیے ان کو یہاں دہرانے کی ضرورت نہیں۔ لیکن بہرحال میں اس وقت چند ایک باتیں بیان کر دیتا ہوں۔

یورپ کے سفر کے جو عمومی تاثرات ہیں ان میں سے سب سے زیادہ قابل ذکر بات یہ ہے کہ جماعت کو عبادت کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ ہوئی۔ ایک دو نہیں، بلکہ بیسیوں ایسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوجوان ہیں جنہوں نے خود تسلیم کیا اور اظہار کیا کہ ہم آہستہ آہستہ اتنے دور چلے گئے تھے کہ نمازوں کی عادت بھی نہیں رہی تھی۔ یہ نوجوان نہ صرف نمازوں کے عادی ہوئے بلکہ تہجد بھی پڑھنے لگے اور تہجد بھی ایسی گریہ وزاری کے ساتھ ادا کرنے لگے کہ ان کو دیکھ کر دوسرے دوستوں کو رشک آتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں کیسا سوز وگداز پیدا کر دیا ہے۔

پس یورپ کے احمدیوں کی عبادت کی طرف غیر معمولی توجہ، میرے نزدیک، اس سفر کا سب سے بڑا پھل ہے۔ ان لوگوں نے اسلام کی سربلندی کے لیے دعائیں کرتے ہوئے بکثرت آنسو بہائے ہیں۔ ان میں سے ہر آنسو انشاء اللہ بڑھے گا، پھیلے گا اور نشوونما پائے گا اور نئے پاک وجودوں کی پرورش کرے گا اور آبیاری کرے گا۔ یہ ایک ایسا پھل ہے جس کو شمار میں بھی نہیں لایا جا سکتا اور اہل دنیا کا حساب اسکو سمیٹ ہی نہیں سکتا۔

جہاں تک مالی قربانی کا تعلق ہے اس میں بھی جماعت حیرت انگیز طور پر آگے بڑھی ہے۔ مثلاً ناروے کی جماعت ہے۔ وہاں کے امیر کمال یوسف صاحب جلسہ پر تشریف لائے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اعداد وشمار پیش کر کے بتایا ہے کہ گزشتہ ایک سال میں وہاں کی جماعت کی جو کل آمد تھی، صرف پچھلے تین مہینوں میں اس سے زیادہ ہو چکی ہے اور وہ مشن جو اب تک خود کفیل نہیں تھا، وہ اب خود کفیل ہو چکا ہے۔

اس سلسلے میں جرمنی سے اور دوسری جگہوں سے بھی بڑی کثرت کے ساتھ خطوط آرہے ہیں ان کو پڑھ کر میرا دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا ہے اور اس کے فضلوں کو دیکھ کر اسکی حمد کے ترانے گانے لگتا ہے اور ایسا مزا آتا ہے کہ ایک وجد آور نشے کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

ایک جماعت کے سیکرٹری صاحب مال نے لکھا کہ میں سالہا سال سے کوشش کر رہا تھا کہ جماعت کے دوست باشرح چندہ ادا کرنا شروع کریں۔ اس کے لیے مختلف کوششیں کی گئیں۔ ان کے بزرگوں سے بھی کہلوایا گیا لیکن کوئی ٹس سے مس نہیں ہوتا تھا۔ انہوں نے بیس مارک مقرر کر لیے تھے۔ کہ اس زیادہ چندہ نہیں دینا۔ انہوں نے لکھا ہے کہ آپ کے دورے کے بعد جماعت کے یہ دوست خود بخود میرے پاس آنے لگے۔ کسی نے کہا میرا چندہ ایک سو بیس مارک لکھ لیں۔ اور کسی نے کہا ایک سو پچیس مارک لکھ لیں۔ گویا وہ خود آکر شوق سے کئی گنا زیادہ چندہ پیش کرنے لگے ہیں۔

پس یہ اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں۔ دلوں پر تو کسی کو تصرف حاصل نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے یہ فضل کئی شکلوں میں نازل ہوئے اور نازل ہو رہے ہیں۔ اور تمام ملکوں میں یہی کیفیت ہے۔

لنڈن کی جماعت پہلے ہی بڑی مستعد تھی اور اس کا چندے کا معیار باقی کئی ملکوں کی جماعتوں کی نسبت بہتر تھا۔ لیکن ابھی مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کا خط آیا ہے کہ صرف لنڈن کے بجٹ میں تیس فیصدی اضافہ ہو چکا ہے۔

الغرض جوں جوں جماعت کی ضروریات پھیل رہی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو پورا کرنے کا بھی انتظام کرتا چلا جا رہا ہے۔

غانا کے ایک دوست نے اسی ہزار سیڈی (غانا کا سکہ) مالیت کی ایک بڑی وین مشن کے لیے خریدی ہے اور اس پر لاؤڈ سپیکر بھی نصب ہیں۔ اور کہا ہے کہ اب یہ تبلیغ کے لیے وقف ہے۔ سارے ملک میں گھماتے اور تبلیغ کرتے پھرو۔

اسی طرح سیرالیون میں ایک دوست نے ایک وسیع مکان جماعت کو تحفۃً پیش کر دیا ہے۔

اب ان دونوں ملکوں کا تو میں نے دورہ نہیں کیا تھا۔ اس لیے اگر کوئی یہ کہے کہ دورے کا اثر ہے تو ہرگز ایسا نہیں۔ بلکہ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو خود بخود نازل ہو رہا ہے۔

اس قسم کی اور بھی خوشکن خبریں ہیں جو ہمارے دلوں کو مطمئن کرتی ہیں اور یقین دلاتی ہیں کہ یہ خدا کا کام ہے۔ ہمارا کام نہیں۔ جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ ہم اخلاص کے ساتھ پیش کرنے کے لیے تیار ہیں۔ پھر جو کمی رہ جائے گی وہ ساری خدا پوری کرے گا جو کل کائنات کا مالک ہے اور جس کے قبضۂ اقتدار میں ہر چیز ہے۔ آپ کام کرتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ساری ضروریات پوری فرماتا ہے گا

(مجھے ڈر ہے کہیں وقت زیادہ نہ ہو جائے اور بعض منتظمین کو انتظامی دقتیں پیش نہ آئیں۔ اس لیے میں تقریر کو نسبتاً چھوٹا کرنے کی کوشش کرتا ہوں)

دورۂ سپین

سپین کے دورہ کے متعلق بھی بارہا ذکر آچکا ہے۔ جہاں تک مسجد بشارت کی افتتاحی تقریب کا تعلق ہے، ایک اندازے کے مطابق مختلف ممالک سے قریباً دو ہزار احمدی اس میں شریک ہوئے اور جہاں تک جماعتوں کی نمائندگی کا تعلق ہے چھتیس ۳۶ ممالک کے احمدی نمائندے شامل ہوئے۔ مقامی طور پر اندلس کے تین ہزار باشندوں نے اس میں شرکت کی اور مختلف ممالک کے اخباری نمائندگان جنہوں نے اس تقریب میں شمولیت اختیار کی ان کی تعداد پچاس سے زائد تھی۔ پھر وہاں کے اخبارات نے شہ سرخیوں کے ساتھ نہایت ہی اچھے انداز میں تبلیغ کرتے ہوئے ہماری خبروں کو شائع کیا۔

چنانچہ اب تک ۳۵ مختلف اخبارات کے تراشے سپین سے موصول ہو چکے ہیں جن میں سے بعض اخبارات اکیلے اکیلے لکھو کھا کی تعداد میں شائع ہونے والے ہیں۔ افتتاحی تقریب کی خبر کو یورپ کے بعض ایسے اخبارات نے بھی شائع کیا جن کی اشاعت کئی ملین ہے۔ اور ایسے عمدہ رنگ میں شائع کیا کہ یوں معلوم ہوتا ہے وہ داستان کسی احمدی مبلغ نے لکھی ہے۔ کسی اخباری نمائندے نے نہیں لکھی۔

افتتاحی تقریب کا ایک خوش کن پہلو یہ ہے کہ سپین کی صاحب حیثیت شخصیتیں جو کسی نہ کسی پہلو سے عظمت کا مقام رکھتی ہیں اس موقع پر تشریف لائیں اور ان کو بہت لطف آیا۔ انہوں نے اس دعوت پر بیحد شکریہ ادا کیا اور بعد میں جماعت سے تعلق کو قائم رکھا۔ اور شامل نہیں ہو سکے ان کے ابھی تک معذرت کے خط آرہے ہیں۔ کیونکہ اس تقریب کا اتنا پروپیگنڈا اور چرچا ہو رہا ہے کہ وہ حیران ہیں کہ ہم ایسی اچھی تقریب میں شمولیت سے کیوں محروم رہے۔ وہاں کے بڑے بڑے لوگوں مثلاً پارلیمنٹوں کے ممبران سابق وزراء اور موجودہ REGIME یعنی حکومت کے افسران اور پارٹی کے ممبران کے خطوط آرہے ہیں کہ ہمیں افسوس ہوا کہ کسی مصروفیت کی وجہ سے ہم اس تقریب میں شامل نہ ہو سکے۔ جب تک دل پر اثر نہ ہو کسی کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ اتنی دیر کے بعد خط لکھکر شامل نہ ہونے پر اظہار افسوس کرے۔

نئی سکیمیں

نئی سکیموں کے ضمن میں میں جماعت کو بعض امور کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دلانی چاہتا ہوں منصوبہ یہ ہے کہ صد سالہ جشن سے پہلے پہلے دنیا کے کم از کم ایک سو ممالک میں ہمارے مشن قائم ہو چکے ہوں۔ اگرچہ مشنوں کی تعداد تو زیادہ ہے لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے صرف ۲۸ ممالک ایسے ہیں جہاں ہمارے مرکزی مبلغین کام کر رہے ہیں۔ اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ نئے مشنوں کی کتنی ضرورت ہے۔ اور جہاں مشن قائم ہو چکے ہیں وہاں کی ضروریات بھی اب بہت وسیع ہو گئی ہیں۔ اور بہت پھیل گئی ہیں۔ مثلاً جب امریکہ کا جائزہ لیا گیا تو معلوم ہوا صرف امریکہ میں ہی کم از کم پانچ نئے مشن چاہئیں۔ اسی طرح کینیڈا میں نئے مشنوں کی ضرورت ہے۔ یہی حال یورپ کا ہے۔ غرضیکہ ہر ملک جہاں احمدیت داخل ہو چکی ہے۔ وہاں ضروریات اتنی تیزی سے پھیل رہی ہے کہ ہر مسجد چھوٹی ہو گئی ہے اور ہر مشن ہاؤس چھوٹا ہو گیا ہے۔

اس سلسلے میں ایک اور بات بھی میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔ میں نے اپنی افتتاحی تقریر میں کہا تھا کہ ۱۹۸۲ء کو جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک خاص اہمیت حاصل ہے یہ اہمیت اس پہلو سے بھی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وَسِّعْ مَكَانَكَ کا الہام ۱۸۸۲ء میں ہوا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس الہام کے ایک سو سال کے بعد وَسِّعْ مَكَانَكَ کا ایک نیا دور جماعت کے سامنے آنے والا ہے۔ اس لیے کمر ہمت کس لیں اور تیار ہو جائیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کے گھروں کو بھی برکت دی جائے گی اور وہ وسیع کیے جائیں گے۔ اسی طرح آپ کے مشنوں کو بھی برکت دی جائے گی اور وہ وسیع کیے جائیں گے۔ آپ کی مساجد کو بھی برکت دی جائے گی اور وہ وسیع کی جائیں گی۔ الغرض یہ الہام ایک نئی شان کے ساتھ اس صدی میں پورا ہونے والا ہے۔ (نعرے)

سپین کیلئے تحریک وقف عارضی

اس سلسلے میں انگلستان کی جماعت نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی اچھا نمونہ دکھایا ہے۔ صرف انصار اللہ لنڈن نے ستر واقفین عارضی پیش کر دیئے ہیں۔ اسی طرح پاکستان اور دیگر ممالک کی جماعتوں سے بھی واقفین کے نام موصول ہو رہے ہیں جب یہ دوست کثرت کے ساتھ سپین جا کر اپنے تعلقات کے دائرے کو وسیع کریں گے تو امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد میٹھے پھل لگنے شروع ہو جائیں گے۔

اسلام کی طرف لوگوں کا میلان

میں آپ کو یہ بتا دیتا ہوں کہ دنیا حق کو قبول کرنے کے لیے تیار ہے۔ چنانچہ میں نے اپنے دورے میں اس چیز کو محسوس کیا ہے۔ پہلے زمانے میں بھی ہم گفتگو کیا کرتے تھے۔ جب میں طالب علم تھا تو اس وقت بھی ہم دن رات عیسائیوں وغیرہ کے ساتھ مذہبی بحثوں میں دماغ کھپایا کرتے تھے۔ لیکن وہ اثر نہیں ہوتا تھا جو اس دورے میں دیکھا ہے۔ چنانچہ جہاں جہاں بھی غیر مسلم ہماری مجلسوں میں شامل ہوئے ہیں انہوں نے اپنے طور پر وہاں سے خط لکھ کر اپنے تاثرات کا اظہار کیا ہے۔ ان میں سے بعض احمدی ہو گئے اور بعض نے اظہار کیا کہ بڑی تیزی کے ساتھ احمدیت کی طرف آرہے ہیں۔ ہمارے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں جلد قبول احمدیت کی توفیق عطا فرمائے۔

بریڈفورڈ (انگلستان) میں کچھ انگریز آئے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک انگریز نے اپنے طور پر ایک سوال کیا جس کا مذہب سے براہ راست کوئی تعلق نہیں تھا۔ اس نے کہا کہ APARTHIED یعنی نسلی امتیاز وغیرہ پر کچھ بتائیں۔ چنانچہ میں نے اسلامی تعلیم کو پیش نظر رکھتے ہوئے نسلی امتیاز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے متعلق کچھ کہا۔ وہاں سے واپس آنے کے بعد اس کا خط موصول ہوا کہ اگرچہ میرے سوال کا مذہب سے براہ راست کوئی تعلق نہیں تھا، لیکن آپ نے جو جواب دیا ہے اس میں اتنی سچائی ہے کہ وہ جواب میرے دل کی گہرائی تک اتر گیا ہے اور میں مجبور ہو گیا ہوں کہ اسلام میں دلچسپی لوں۔ میں نے کچھ کتابیں پڑھی ہیں اور ان کو پڑھنے کے بعد میں اسلام کے قریب تر آ گیا ہوں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق عطا فرمائے کہ میرا یہ سفر آسانی سے اور جلدی طے ہو جائے۔ بریڈفورڈ سے جو دوست جلسہ پر تشریف لائے ہیں انہوں نے بتایا ہے کہ یہ انگریز اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہو چکا ہے۔ الحمد للہ آپ سب کو مبارک ہو۔

سوئٹزرلینڈ میں جو پبلک لیکچر تھا۔ اس میں شامل ہونے والوں نے حیرت انگیز طور پر دلچسپی لی۔ جو وقت لیکچر کے لیے مقرر تھا اس سے زیادہ وقت ہو گیا تھا، لیکن وہ جانے کا نام نہیں لیتے تھے۔ حالانکہ ان لوگوں کو عادت ہی نہیں ہے کہ اتنی دیر بیٹھے رہیں۔ ان کے وقت مقرر ہوتے ہیں۔ کسی لیکچر میں ایک گھنٹہ بیٹھ جانا بہت بڑی بات سمجھی جاتی ہے۔ لیکن ہمارے پروگرام میں وہ نہ صرف بیٹھے رہے بلکہ لیکچر کے بعد سوال و جواب کا ایسا سلسلہ شروع کر دیا کہ وہ چھوڑتے ہی نہیں تھے۔ اور پھر سوالات بھی زیادہ تر عیسائیت کے متعلق، جو از خود انہوں نے شروع کیے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ مسلسل ساڑھے تین گھنٹے تک وہاں بیٹھے رہے۔ گویا چالیس منٹ یا ایک گھنٹے کی جو دعوت تھی وہ ساڑھے تین گھنٹے تک جاری رہی۔ اور جو بہت ہی مجبور ہوئے وہ بڑی معذرت کے ساتھ وہاں سے گئے اور بعض نے واپس جا کر خط لکھے کہ ہمیں بڑا افسوس ہے کہ ہم اس مجلس میں زیادہ دیر نہیں بیٹھ سکے۔ لیکن یہ صرف گنتی کے لوگ تھے۔ ان میں سے ایک نوجوان اب سوئٹزرلینڈ کی فوج میں ہیں۔ انہوں نے عیسائیت کے متعلق سوال شروع کیے تھے اور سوالات سے متشدد عیسائی لگ رہے تھے۔ ان کا خط آیا ہے کہ میرے دل پر اس مجلس کا بہت گہرا اثر ہے۔ اس کے بعد میں دو دفعہ آپ کے مشن سے رابطہ قائم کر چکا ہوں اور احمدیت کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ میرے چند سوال ابھی باقی ہیں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے توفیق عطا فرمائے کہ میں احمدی ہو جاؤں۔

الغرض ایک، دو نہیں بلکہ ایسی بیسیوں مثالیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے ساتھ ایک ایک مجلس میں دلوں کو بدلا ہے۔

انگلستان سے ایک احمدی نوجوان کا خط آیا کہ جلنگھم میں جو استقبالیہ دیا گیا تھا اس میں میرے ایک انگریز استاد بھی شامل تھے جنہیں مذہب میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ چند دن ہوئے وہ مجھے ملے اور کہنے لگے کہ یہ عجیب بات ہے کہ استقبالیے میں AFTER DINNER یعنی رات کے کھانے کے بعد ایک چھوٹی سی تقریر تھی، لیکن اسلام کے بارے میں جو کچھ کہا گیا وہ اتنا سچا تھا کہ میرے دل میں گھر کر گیا ہے۔ اور میں جو دہریہ اور لامذہب تھا، اب ایک مذہبی انسان بن گیا ہوں۔ اس لیے مجھے لٹریچر دو تاکہ میں اسلام کا مزید مطالعہ کروں۔

وقت کے تقاضے محسوس کریں

پس یہ ساری اسلام کی برکتیں ہیں۔ اسلام ایک ایسی عظیم الشان صداقت ہے کہ جو غالب آنے کے لیے قائم کی گئی ہے اور لازماً غالب آ کر رہے گی۔ ہم نے تو صرف لہو لگا کر شہیدوں میں داخل ہونا ہے اس وقت دنیا کی ضروریات بھی بڑھ رہی ہیں اور تقاضے بھی پھیل رہے ہیں۔ اس لیے آپ تیاری کریں۔ آپ میں سے ہر ایک کو مبلغ بننا پڑے گا۔ اب، دس یا بیس یا تیس یا چار سو یا پانچ سو یا ہزار مبلغ کا بھی کام نہیں رہا۔ اب تو یہ تقاضے بہت پھیل چکے ہیں۔

ہے تو وہ لطیفہ، لیکن یہاں وہ ضرور صادق آتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک میراثی اور ایک چوہدری کو اکٹھے کشتی میں سفر کرنے کا موقع ملا۔ آپ جانتے ہیں کہ میراثی بڑے حاضر جواب ہوتے ہیں اور چھیڑ چھاڑ میں بڑی مہارت رکھتے ہیں۔ چوہدری صاحب جب بھی میراثی کو ذلیل اور شرمندہ کرنے کی کوشش کرتے تھے تو میراثی ایسا کرارا جواب دیدیتا تھا کہ بیچارے چوہدری صاحب کو خود شرمندہ ہونا پڑتا تھا۔ اتفاق سے میراثی قریباً کھودا، تھا یعنی اس کی داڑھی کے صرف دو بال تھے۔ باقی داڑھی اُگی ہی نہیں تھی۔ جب کشتی ڈولی اور ہچکولے کھانے لگی، تو (جیسا کہ ہمارے ملک میں رواج ہے) کشتی بان نے اعلان کیا کہ خواجہ خضر کے نام کی کچھ خیرات دے دی جائے تاکہ ہم اس طوفان سے بچ جائیں۔ چوہدری صاحب کو سوجھی کہ اب میراثی سے بدلہ لینے کا وقت ہے۔ اس نے کہا کہ بات یہ ہے کہ سب سے اچھی قربانی یہ ہوگی کہ ہم میں سے ہر ایک اپنی اپنی داڑھی کے دو دو بال کھینچ کر اس دریا میں خواجہ خضر کی خیرات ڈال دیں۔ اس نے سوچا کہ میراثی کے صرف دو بال ہیں اور اس طرح دونوں نکل جائیں گے۔ میراثی نے مڑ کر حیرت سے دیکھا اور جواب دیا۔ چوہدری جی! ایہہ دو بال وی لا اے۔ کہیڑا فلاں لا اے جہیڑا ساری داڑھی نہ پٹ کے سُٹ دے۔ یعنی کیا بات کر رہے ہو۔ یہ کوئی دو بالوں کا وقت ہے؟ آج تو وقت ہے کہ ساری داڑھی پھینک دی جائے۔

لیکن خدا کی قسم! اسلام کے معاملے میں یہ لطیفہ آج سچا ثابت ہو رہا ہے۔ آج یہ وقت نہیں رہا کہ دس یا بیس یا سو یا ہزار مبلغ کام کریں۔ آج ساری جماعت کو اسلام کی خاطر ہمیں جھونکنا پڑے گا۔ اس کے بغیر اسلام زندہ نہیں ہو سکتا (نعرے)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:۔

"اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔" (فتح اسلام صـ۱۶)

پس آیئے ہم عہد کریں کہ اسلام کی ضروریات بہر حال پوری کی جائیں اور اپنی ہر ضرورت کو اسلام کی ضرورت پر قربان کر دیا جائے گا۔ اسلام جانیں چاہتا ہے تو ہم جانیں لیکر حاضر ہوں گے۔ اسلام اموال چاہتا ہے تو ہم اموال لیکر حاضر ہوں گے۔ اسلام عزتیں چاہتا ہے تو ہم عزتیں لے کر حاضر ہوں گے۔

اسلام بہنوں، بیٹیوں اور عورتوں کی قربانیاں چاہتا ہے تو ہماری ساری عورتیں اپنی ساری جانیں پیش کر دیں گی۔ اسلام بچوں کی قربانیاں چاہتا ہے تو آج اسلام کو ایسی مائیں ملیں گی جو خود اپنے ہاتھوں سے اپنے بچوں کو قربان کرنے کے لیے تیار ہوں گی۔ اسلام باپوں کی قربانیاں چاہتا ہے تو اسلام کے بیٹے یعنی احمدیت کے سپوت اپنے باپوں کی قربانیاں پیش کر دیں گے۔ غرضیکہ آج اسلام کا تقاضا یہ ہے کہ ہم سب کچھ اپنے خدائے واحد و لاشریک کے حضور پیش کر دیں۔ میں یقین رکھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ بات میخ کی طرح گاڑ دی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ جماعت ان سارے تقاضوں کو پورا کرے گی اور فتح کے وہ دن جو خواب کی طرح دور نظر آ رہے تھے، وہ ہمیں بڑی تیزی کے ساتھ آگے بڑھتے ہوئے دکھائی دیں گے یہاں تک کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ اپنی زندگیوں میں اسلام کی فتح کا دن دیکھ لیں گے۔" (نعرے)

---

۹۲ سال پہلے

لدھیانہ کا واقعہ ہے کہ ایک مولوی صاحب بازار میں کھڑے ہو کر بڑے جوش کے ساتھ وعظ کر رہے تھے کہ مرزا (مسیح موعودؑ) کافر ہے جو کوئی اس کو قتل کر ڈالے گا سیدھا بہشت کو جائیگا ایک گنوار ہاتھ میں لٹھ لئے ہوئے کھڑا اس کی تقریر سُن رہا تھا اس گنوار پر مولوی صاحب کے اس وعظ کا بہت اثر ہوا۔ حضور ان دنوں لدھیانہ میں مقیم تھے۔ وہ چپکے سے اس مکان پر پہنچ گیا وہاں کوئی دربان نہ ہوتا تھا۔ اس وقت حضرت صاحب دیوان خانہ میں بیٹھے ہوئے کچھ تقریر کر رہے تھے اور چند مرید اور کچھ دیگر احباب پاس بیٹھے باتیں سُن رہے تھے وہ گنوار اپنا لٹھ کاندھے پر رکھے کمرہ کے اندر داخل ہوا اور دیوار کے ساتھ کھڑا ہو کر اپنے عمل کا موقعہ تاڑنے لگا۔ حضرت صاحب نے اس کی طرف کچھ توجہ نہ کی اور اپنی تقریر کو جاری رکھا وہ بھی سننے لگا۔ چند منٹ کے بعد اس تقریر کا کچھ اثر اس کے دل پر ہوا اور وہ لٹھ اس کے کندھے سے اُتر کر اُس کے ہاتھ زمین پر آ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد مزید تقریر سننے کے لئے وہ بیٹھ گیا اور سنتا رہا یہاں تک کہ حضور نے اپنی تقریر ختم کی۔ مجلس میں سے کسی شخص نے عرض کیا کہ حضور مجھے آپ کے دعوے کی سمجھ آ گئی ہے اور میں حضور کو سچا سمجھتا ہوں اور آپ کے مریدین میں داخل ہونا چاہتا ہوں۔ اس پر وہ گنوار آگے بڑھ کر بولا کہ میں مولوی صاحب کے وعظ سے اثر پا کر اس ارادہ سے یہاں آیا تھا کہ اس لٹھ سے آپ کو قتل کر کے سیدھا بہشت کو پہنچ جاؤں مگر آپ کی تقریر کے فقرات مجھ کو پسند آئے اور میں زیادہ سننے کے واسطے ٹھہر گیا آپ کی تمام باتیں سننے کے بعد مجھے یقین ہو گیا کہ مولوی صاحب کا وعظ بے جا دشمنی سے بھرا ہوا تھا آپ بیشک سچے ہیں۔ میں بھی آپ کے مریدوں میں شامل ہونا چاہتا ہوں حضرت اقدس نے اس کی بیعت کو قبول فرمایا۔

(بحوالہ ذکر حبیب صـ۱۴)

مرسلہ: مکرم فضل الرحمان صاحب بسمل

"الفضل" کی اشاعت آسانی سے دس ہزار کی جا سکتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے اس ارشاد کو پورا کرنے کے لیے آپ کیا کوشش کر رہے ہیں؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر احمدی مبلغ تھا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔

"یہ ایک امر واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں جتنا احمدی مبلغ تھا اور دعوت الی اللہ کیا کرتا تھا آج اُس سے کم ہے اُس وقت ہر احمدی مبلغ تھا۔ ہر شخص دعوت الی اللہ کر رہا تھا۔ ایک زمیندار کھیتوں میں ہل چلاتا تھا تو وہ بھی تبلیغ کر رہا ہوتا تھا۔ ایک تاجر جب لفافوں میں سودا ڈال کر گاہکوں کے ہاتھ فروخت کر رہا ہوتا تھا تو اس وقت بھی وہ تبلیغ کر رہا ہوتا تھا۔ ایک حکیم جب دوائیوں کی پڑیاں بنا کر کسی کو دیتا تھا یا ڈاک میں پارسل بھیجتا تھا تو وہ ساتھ تبلیغ کر رہا ہوتا تھا۔ کوئی احمدی کسی بھی حیثیت کا ہو خواہ وہ سیل ہو یا ڈاکٹر ہو۔ خواہ وہ تاجر ہو یا کوئی اور پیشہ ور ہو، خواہ نجار ہو یا لوہار ہو، ہر حیثیت میں وہ پہلے مبلغ تھا۔ اور اس کی دوسری حیثیت بعد میں تھی۔ آج کے انصار سے بھی یہی توقع ہے۔

خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۲۶ اپریل ۱۹۸۳ء

(قیادت اصلاح وارشاد ـــ انصار اللہ مرکزیہ ـ ربوہ)

نصاب امتحان انصار اللہ سہ ماہی دوم ۸۳ء

سال رواں کا دوسرا سہ ماہی امتحان ماہ جون کے تیسرے عشرہ میں منعقد ہوگا۔ نصاب درج ذیل ہے۔

۱۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ ۲۴ ربع اوّل

۲۔ کتاب کشتی نوح از ص۵۱ تا ص۸۱ (شائع کردہ نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف ـ صدر انجمن احمدیہ ـ ربوہ)

۳۔ کتاب بنیادی معلومات از ص۶۵ تا ص۱۱۶ (شائع کردہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

زعماء سے درخواست ہے کہ انصار کو اس امتحان میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک کریں اور بار بار یاد دہانی کرواتے رہیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ـ ربوہ)

ناصرات الاحمدیہ توجہ کریں

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے سالانہ مقابلہ مضمون نویسی کے لئے عنوان "سیرت حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن عوف" مقرر ہے۔ یہ مقالہ ۲ سے ۲½ ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ مرکز میں مضمون پہنچنے کی آخری تاریخ یکم جولائی ۱۹۸۳ء ہے۔

ناصرات سے گذارش ہے کہ وہ کوشش کر کے صحیح حالات معلوم کریں۔ اور کتاب کے حوالہ جات درج کریں صاف اور خوشخط لکھ کر مقالہ بھجوائیں۔ جو انعامی مقابلہ میں شامل کرنے کے قابل ہو اور حسب سابق ناصرات انعام کی مستحق بھی قرار پائیں۔ اللہ توفیق عطا فرمائے۔ ہر اس مجلس کی سیکرٹری ناصرات جہاں بچیاں مقالہ لکھ سکتی ہوں۔ اس طرف توجہ کرے۔ (سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

اہل ربوہ کیلئے خوشخبری

لائف گیس سلنڈر گھریلو استعمال کے لیے حاضر اسٹاک میں پہلے آیئے پہلے پایئے کی بنیاد پر محدود تعداد میں دستیاب ہیں۔ فوری تشریف لایئے۔

ربوہ گیس سنٹر مسجد راجیکی روڈ دارالرحمت وسطی ربوہ

نیا سامان

مناسب دام

خصوصی رعایت

شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کیلئے جدید ترین کراکری۔ شامیانے۔ قناتیں۔ کرسیاں اور دیگر متعلقہ سامان مناسب کرایہ پر حاصل کریں اور ہماری خصوصی پیشکش اور رعایت سے ۳۰ مئی تک فائدہ اٹھائیں۔ مزید تفصیلات کیلئے ہماری دکان

(کالج روڈ)

سادات ٹینٹ سروس اینڈ ٹریڈرز۔ چوک مسجد اقصیٰ ربوہ سے رجوع فرمادیں۔

معاونین خصوصی تحریک جدید بیرون پاکستان

بیرون پاکستان سے جو مزید اطلاعات مل رہی ہیں ان کے مطابق مندرجہ ذیل مزید احباب تحریک جدید میں نمایاں وعدہ کر کے معاونین خصوصی کی صف میں شامل ہوئے ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے جان مال اور اخلاص میں برکت ڈالے اور بیش از بیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔

صف اوّل:۔ ۱۔ عبدالرشید چودھری صاحب مع اہل وعیال لندن ۱۲۵ پونڈ

۲۔ فاروق اعظم صاحب امریکہ ۵۰۰ ڈالر

صف دوم:۔ ۱۔ مبشر احمد صاحب لنڈن ۵۰ پونڈ

۲۔ احمد منان مرزا صاحب مع والدین " ۵۰ "

(وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ)

حضرت مولوی محمد دین صاحب مرحوم

حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر۔ صدر انجمن احمدیہ نے ۷ مارچ ۱۹۸۳ء کو وفات پائی۔ آپ کی وفات کی خبر الفضل مورخہ ۹ مارچ ۱۹۸۳ء میں شائع ہو چکی ہے۔ حضرت مولوی صاحب نے پون صدی سے زیادہ عرصہ تک دین کی بھرپور خدمت کی۔ بحیثیت ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ایک لمبا عرصہ تک نوجوانوں کو اپنی مشفقانہ تربیت سے بہرہ ور کیا اور زیور علم سے آراستہ کیا۔ آج ان میں سے بہت سارے دینی اور دنیاوی میدان میں اعلیٰ مقام پر فائز ہیں۔ ایسی ہستیوں کے سوانح حیات آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ ہوتی ہیں۔ لہٰذا ضرورت ہے کہ حضرت مولوی صاحب کے حالات زندگی محفوظ کر لئے جائیں۔

ایسے احباب جن کو حضرت مولوی صاحب مرحوم کے قرب کا شرف حاصل رہا ہو اور انہوں نے ان کے ماتحت کام کیا ہو یا جن کو حضرت مولوی صاحب کی شاگردی کا فخر حاصل رہا ہو وہ حضرت مولوی صاحب کے متعلق اپنے چشم دید حالات و واقعات نیز عادات و خصائل اور اپنے تاثرات صاف اور خوشخط لکھ کر نظارت ہذا میں ارسال فرمائیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء متوجہ ہوں

ایسے احمدی طلباء جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں اور وہ زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے خواہش مند ہیں وہ میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ فوری طور پر اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر کی معرفت وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں۔ تاکہ انٹرویو سے پہلے ان کے ضروری کوائف مکمل کئے جا سکیں۔ درخواستیں موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۰ جون ۱۹۸۳ء ہے۔

۲۔ داخلہ کے لئے درخواست دہندگان میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ کی بھی اطلاع دیں۔

۳۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ جس کا اعلان عنقریب اخبار الفضل میں کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید)

امام وقت کی تنبیہ

"اس لئے تمام دنیا کے احمدیوں کو میں اس اعلان کے ذریعہ متنبہ کرتا ہوں کہ اگر وہ پہلے مبلغ نہیں تھے تو آج کے بعد ان کو لازماً مبلغ بننا پڑے گا۔ اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کے بہت وسیع تقاضے ہیں اور یہ بہت بڑا بوجھ ہے جو جماعت احمدیہ کے کندھوں پر ڈالا گیا ہے۔ عیسائی دنیا کو مسلمان بنانا کوئی معمولی کام نہیں لیکن عیسائی دنیا کے اندر جو مزید بگاڑ پیدا ہو چکے ہیں وہ اتنے خطرناک اور خوفناک ہیں کہ ان کی اصلاح کا کام ایک بہت بڑا منصوبہ چاہتا ہے اور بے انتہا ذہنی اور عملی قوتیں اس پر صرف کرنی پڑیں گی۔"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۲۶ اپریل ۱۹۸۳ء)

زعماء مجالس اس پر عملدرآمد کی رپورٹ کریں۔ (قیادت اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

● افسوس ہے کہ نظارت اصلاح وارشاد کے معلم مکرم مولوی احمد علی صاحب امجد چک نمبر ۳۶۳ وہاڑی ۹ مئی کو فالج کا حملہ ہوا ۱۰ مئی کو انہیں فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل کیا گیا۔ جہاں وہ ۱۴ مئی ۱۹۸۳ء کی صبح کو بعمر تقریباً ستر سال انتقال کر گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعد نماز ظہر مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد خاکسار نے دعا کرائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ان کے اکلوتے بیٹے مکرم حافظ مبارک علی صاحب اور بیٹی اور تمام عزیزان کو صبر جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین

(سید احمد علی نائب ناظر اصلاح وارشاد ۔ ربوہ)

● میرے نانا جان حاجی شیخ محمد حسن صاحب بٹالوی ریٹائرڈ ڈپٹی کنٹرولر ملٹری اکاؤنٹس ۱۴ مئی رات گیارہ بجے حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

مرحوم نے جوانی میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور اپنے خاندان میں واحد احمدی تھے۔ جن محکموں میں بھی آپ نے ملازمت کی وہاں احمدی صاحب ہی کے نام سے مشہور تھے۔ آپ واہ ڈا اور محکمہ آبادکاری میں بھی آڈیٹر رہے۔ مرحوم موصی تھے اس لئے آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ۱۲ مئی کو ظہر کی نماز کے بعد مسجد مبارک میں مرحوم کا جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔ مرحوم کے پسماندگان میں چھ بیٹیاں اور بہت سے نواسے نواسیاں ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم نانا جان کے درجات بلند کرے اور ہم کو ان دعاؤں کا وارث بنائے جو وہ اپنی اولاد کے لئے کیا کرتے تھے۔

(شیخ نوید احمد سن رائز پیکیجز ۔ ۸۔ ڈیوس روڈ ۔ لاہور)

سپاس تعزیت

ہمارے بزرگوار والد مکرم محمد یوسف صاحب ولد غلام قادر صاحب چودہ ۱۴ فروری ۱۹۸۳ء کی صبح کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے تھے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

مرحوم تہجد گزار۔ نماز باجماعت کے پابند اور تبلیغ کے شیدائی تھے بڑے ملنسار ایثار پیشہ اور صاحب رؤیا وکشوف تھے موصی ہونے کی وجہ سے مقبرہ بہشتی ربوہ میں دفن ہوئے۔ احباب جماعت نے ہمارے پاس آکر ہماری ڈھارس بندھائی اور حوصلہ افزائی فرمائی بہت سے احباب نے اپنے خطوں کے ذریعے محبت کا اظہار کیا اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے ان سب احباب کو فرداً فرداً جواب دینا مشکل تھا اس لئے بذریعہ الفضل ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے ہمارے ہاں تشریف لا کر تعزیت کی یا خطوط کے ذریعہ محبت کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ ہماری استدعا ہے کہ دوست ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(چوہدری محمد اکرم چوہدری منور احمد ۔ نیشنل آٹوز گیراج موتی بازار۔ نواب شاہ)

اعلانِ نکاح

۱۳ مئی ۸۳ء کو عزیزم تنویر مقصود راجہ ابن راجہ فخر الدین صاحب کا نکاح ہمراہ عزیزہ نصیرہ چوہدری بنت عبدالرزاق صاحب بعوض پچیس ہزار روپے حق مہر مکرم قریشی عبدالرحمان صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع سکھر نے مسجد بلال سکھر میں پڑھا۔ رشتہ کے دونوں خاندانوں اور جماعت کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے

(حمید اللہ خالد مربی سلسلہ سکھر)

اعلیٰ کام اُجرت مناسب
گھڑیوں کی معیاری اور تسلی بخش مرمت کے لئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
ھما شاپنگ سنٹر رحمت بازار ربوہ
پروپرائٹر ۔ الحاج محمد سلیم اختر

درخواست ہائے دعا

● خاکسار کو ایک ہفتہ سے شدید پیچش کی تکلیف ہے قارئین الفضل کامل وعاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سید مبشر حسین خوشنویس الفضل ربوہ)

● عزیزم سلیم احمد خان ایک مقدمہ میں ملوث ہونے کی وجہ سے کافی پریشان ہے۔ مقدمہ کے کافی حصے کا فیصلہ حضور اور احباب جماعت کی دعاؤں کے طفیل ان کے حق میں ہو چکا ہے ابھی کچھ حصہ باقی ہے۔ احباب جماعت سے عزیزم کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالحفیظ خان ۔ ۱۳/۵۲ دارالعلوم وسطی ربوہ)

● خاکسار کا بچہ عزیز مبشر احمد چند دنوں سے لبارضہ خسرہ بیمار ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچے کو شفا بخشے۔ نیز میری صحت بھی آجکل ٹھیک نہیں رہتی۔ دعا کی عاجزانہ درخواست کرتا ہوں

(محمود انور چیمہ ۔ کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)

● مکرم ملک نسیم احمد صاحب ناظم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کو چند دنوں سے گردہ کی سوزش ہے اسی طرح ان کی والدہ محترمہ بازو میں فریکچر کی وجہ سے ریلوے کیبن ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں ہر دو کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ناصر احمد صدیقی معتمد مقامی و نائب مہتمم مقامی ۔ ربوہ)

● میرے چھوچھا مکرم خوشی محمد صاحب۔ آف جمال بیکری گولبازار ربوہ پر فالج کا حملہ ہوا ہے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جلد کامل صحت عطا کرے۔ آمین۔

(داؤد احمد دارالصدر شرقی ربوہ)

● میرے والد محترم حمید احمد صاحب بٹ کی آنکھوں میں تکلیف ہے ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(سعادت احمد طاہر بشیر آباد ضلع حیدر آباد (سندھ)

● میرے والد محترم غلام محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ اباڑو (سندھ) سیڑھی ٹوٹ جانیکی وجہ سے گر گئے ہیں جسکی وجہ سے گردن اور پاؤں پر چوٹیں آئی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل شفا عطا کرے۔ آمین

(رشیدہ عزیز معرفت قمر الیکٹرک سٹور ۔ اوچ شریف)

● ۱۳ مارچ کو خاکسار کو اچانک بائیں ران میں درد ہوا۔ ڈاکٹروں کی تشخیص کے مطابق مجھے ریڑھ کی ہڈی میں چوٹ آئی ہے۔ جس کی وجہ سے یہ درد ہے اب مجھے ایک خاص ہسپتال میں بھیجا گیا ہے اگر خدانخواستہ آرام نہ آیا تو ریڑھ کی ہڈی کا اپریشن ہو گا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فضل سے کامل شفا بخشے۔ آمین۔

(اورنگزیب احمد بھلیر انوالہ ضلع گجرات حال کولون (ویسٹ جرمنی)

● میرا چھوٹا بھائی بشیر احمد بٹ امسال ایف اے کا امتحان دے رہا ہے احباب اس کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کریں

(تجمل احمد بٹ ماڈل ٹاؤن اُگوکی ضلع سیالکوٹ)

ولادت

● ۹ مئی ۸۳ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عزیزم احمد نعیم ابن مکرم چوہدری محمد عابد صاحب عادل مقیم ہمبرگ (مغربی جرمنی) کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام سلمیٰ ناہید تجویز فرمایا ہے۔

عزیزہ خاکسار کی نواسی مکرم حاجی محمد فاضل صاحب مرحوم کی پڑپوتی اور مکرم مولوی عبدالرحمان صاحب انور مرحوم کی پڑنواسی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو نیک، خادمۂ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(محمد اکبر افضل ایم اے ۔ راولپنڈی)

نماز باجماعت

زعمائے "انصار اللہ" نماز باجماعت کی طرف انصار بھائیوں کو خصوصی توجہ دلائیں اور اپنی مساعی سے مرکز کو اطلاع دیں۔

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ ۔ ربوہ)

بواسیر وغیرہ کی ادویات
PILES CURE بواسیر خونی وبادی
Hemorrhoids Cure ضدی، سخت مسے
Hemorrhage Cure بہت زیادہ خون نکلے
Fissure Cure چیر اور کٹاؤ
PROLAPSUS CURE گوشت نکلنا
ANUS ITCH CURE مقامی خارش
FISTULA CURE ناسور، بھگندر
CONSTIPATION CURE دائمی قبض
FLATULENCE CURE گیس، ہوا، ریح
ایک سے زیادہ کیورز اکٹھی بھی استعمال ہو سکتی ہیں کیپسولوں سے ۱۵/- فی کیورز۔ پائلز آئنٹمنٹ ۔ ۱۵/- ڈاک سے ۱۵/- زائد۔ لٹریچر فری۔
ضمانت معیاری ۔ کیوسٹو میڈیسن کمپنی ربوہ کارخانہ

ربوہ میں معیاری اشیاء کی خرید کا مرکز
شیراز شاپنگ سنٹر
591 P.P
چوک اقصیٰ کا بجرود ربوہ
کمفرٹ روم کولر، ماسٹر مولٹی فوم، سٹیل کی الماریاں ۔ واشنگ مشین، بجلی کے پنکھے ریگولیٹر و سٹیبلائزر بے بی سائیکل وغیرہ نہایت مناسب قیمت پر دستیاب ہیں نیز فریج اور ٹی وی ہر قسم کے مہیا کئے جاتے ہیں ۔ سوزوکی پک اپ کرایہ پر دستیاب ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری خوش بختی ہے کہ میں آج اہلِ ربوہ کی زیارت کا موقعہ پا رہی ہوں

مشرق وسطیٰ کے ایک ملک کی نمائندہ خاتون کا جلسہ سالانہ (خواتین) ۱۹۸۲ء کے موقع پر خطاب

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

" دینی بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میری خوش بختی ہے کہ میں آج پہلی بار آپکی زیارت کا موقع پا رہی ہوں۔ مجھے کتنی تمنا تھی اس دن کی۔ الحمدللہ کہ آج میری یہ تمنا اللہ کے فضل سے بر آئی اور میں آج اپنی آنکھوں سے اس نظارہ کو دیکھ رہی ہوں۔ میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو ہر طرح خیریت سے رکھے اور آپ اسلام و احمدیت کے جھنڈے تلے ہمیشہ ترقی کرتی رہیں۔ انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی عظیم کتاب میں فرمایا:۔

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ط

اسی طرح اس نے اپنی کتاب میں وعدہ فرمایا:۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

اور وہ تم ہو جنہیں اب اللہ نے یہ خلافت عطا فرمائی ہے اور تمہیں وہ ہو جس کا ذکر اس نے

وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ۔

میں فرمایا۔

پس مبارک ہو کہ بہتر سلف کی بہتر خلف ہو۔ جو ابھی احمدیت میں داخل نہیں ہوئے اللہ تعالیٰ انہیں بھی اسے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے کہ اُسے سب قدرت حاصل ہے۔

بہنو! خدا کی برکت کے سایہ تلے آگے بڑھو۔ خدا آپ کی حفاظت کرے۔ خدا سے دعا ہے کہ ہمارے آقا حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی عمر میں برکت ڈالے ہر قسم کی خیر و برکت سے آپ کا دامن بھر دے

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

فضل عمر تعلیم القرآن کلاس

محترمہ سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

الفضل میں نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے اعلان ہو چکا ہے کہ فضل عمر تعلیم القرآن کلاس ۱۷ تا ۳۱ جولائی منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ العزیز۔ ہر لجنہ پوری کوشش کرے کہ اس میں شمولیت کیلئے بچیوں کو بھجوائیں ہر لجنہ کی جہاں کم از کم مڈل تک پڑھی ہوئی لڑکیاں ہیں کلاس میں نمائندگی ہونی چاہیئے

آنے سے ایک ہفتہ قبل ہر لجنہ مرکزی سیکرٹری تعلیم کو اطلاع دے کہ ان کے شہر گاؤں یا قصبہ سے کتنی تعداد میں بچیاں آئیں گی بڑی لجنات کی طرف سے نگران ضرور آئیں۔ نیز یہاں آکر بعض دفعہ بچیاں کہتی ہیں کہ ہم نے فلاں رشتہ دار کے گھر جانا ہے۔ انہیں اسی وقت گھروں میں جانے کی اجازت ملے گی جب اپنے والد کا اجازت نامہ ساتھ لائیں گی اور لاکر منتظمہ مہمان خانہ مستورات کے سپرد کر دیں گی۔ نیز بڑی لجنات سے جہاں کی تعداد زیادہ ہو وہ آتے ہوئے لڑکیوں کی فہرست مع ولدیت عمر اور تعلیم بنا کر لائیں۔ ہر لڑکی اپنے ساتھ قرآن مجید قلم کاپی لے کر آئے۔ نصاب کا اعلان چند دن تک الفضل میں کر دیا جائے گا۔

تقریب رخصتانہ

۱۵ اپریل ۱۹۸۳ء کو راولپنڈی میں مکرم کیپٹن ڈاکٹر محمد جی صاحب کی صاحبزادی عزیزہ فوزیہ احمدی سلمہا اللہ تعالیٰ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں راولپنڈی کے متعدد سول اور ملٹری آفیسرز کے علاوہ مقامی جماعت کے احمدی احباب نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔ اسی دن محترم مولانا دین محمد صاحب شاہد ایم اے مربی سلسلہ مقیم راولپنڈی نے محترم ڈاکٹر صاحب کی رہائش گاہ پر عزیزہ موصوفہ کے نکاح ہمراہ عزیز مکرم معین احمد صاحب مینیجر حبیب بینک لوئر ٹوپہ ابن مکرم کرنل نورالدین صاحب راولپنڈی کا اعلان بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ فرمایا اور دعا کرائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کیلئے ہر جہت سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔ (عبدالغفار ڈار راولپنڈی)

زیورات پیش کرنیوالی بہنیں متوجہ ہوں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بعض خواتین نے "بمد بیوت الحمد" اپنے کچھ طلائی زیورات پیش کئے تھے مگر اپنے ایڈریس دفتر ہذا میں نہیں لکھوائے تھے۔

ایسی تمام بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنے مکمل پتہ جات اور زیورات کی تفصیل سے دفتر کو مطلع فرمادیں تاکہ ان کے زیورات سے جو رقوم وصول ہوئی ہیں ان کی رسیدات انہیں بھجوائی جاسکیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

آل ربوہ کرکٹ کلب

ربوہ کے مختلف محلوں اور کلبوں میں کرکٹ کھیلنے والوں کی عملی صلاحیت معلوم کرنے کیلئے ۱۳ مئی ۱۹۸۳ء کو "ڈبل وکٹ ٹرائیل" کروایا گیا جس میں ۵۰ سے زائد کھلاڑیوں نے حصہ لیا۔ سب کھلاڑیوں کو انفرادی جوہر دکھلانے کا ایک اور موقعہ دینے کیلئے ان کو چار ٹیموں میں منقسم کیا گیا ان میں سے پہلی دو کے تین روز مقابلے ہوتے رہے اور سلیکشن کمیٹی ان کی کارکردگی کا جائزہ لیتی رہی۔ دوسری دو ٹیموں کے مقابلے (جن میں صلاحیت رکھنے والے باقی ماندہ کھلاڑی شامل ہوں گے) سوار ۲۲ مئی ۸۳ء سے مسجد اقصیٰ کی گراؤنڈ میں نماز عصر کے بعد شروع ہوں گے۔ کھلاڑی اور شائقین حضرات سے التماس ہے کہ اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں منتظمین کا ہاتھ بٹائیں۔ (میاں محمد ابراہیم صدر کرکٹ ربوہ)

احمدی طلباء وطالبات! کیا آپ نے اپنے نتیجہ کی اطلاع حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور نظارت تعلیم کو بھجوا دی ہے؟ (ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ)

۱۸ اٹھارہویں فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس

۱۷ تا ۳۱ جولائی ربوہ میں منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اٹھارہویں فضل عمر تعلیم القرآن کلاس امسال ماہ رمضان کے بعد بتاریخ ۱۷ تا ۳۱ جولائی ۱۹۸۳ء مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوگی۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

جملہ امرائے کرام، صدر صاحبان و مربیان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں زیادہ سے زیادہ احباب وخواتین (طلبہ وطالبات) کو تعلیم القرآن کی اس اہم اور مفید کلاس میں شمولیت کی پُرزور تحریک فرمائیں۔ اور کوشش کریں کہ ہر جماعت کی طرف سے بھرپور نمائندگی ہو۔ وباللہ التوفیق۔

والسلام

محمد شفیع اشرف

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)